

اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں

آپ کے ملفوظات و افادات پر مبنی "الامداد" نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا اس کے صفر المنظر ۱۳۳۶ھ کے شمارے میں حضرت کے ایک مرید کا حال اور حضرت کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے، لیکن محمد رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کر کے صحیح پڑھنا چاہتا ہے، مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں تیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے، مگر زبان سے اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی نکلتا ہے۔

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی، مگر اس ظلم کی فریاد کس کسے سامنے کی جائے کہ حضرت تھانوی مسند افتاء اور سجادہ طریقت سے اسے جواب دیتے ہیں،

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔" اگر اسے بچانا ہی مقصود تھا، تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل صحو و تمکین نے بھی حالت بے خودی و حالت سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا، مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی نبینا و مولانا اشرف علی ایسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔

ہاشم قسوری

ملاحظہ فرمائیے الامداد کے صفحات ۱



رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا
وَقُلْ كُنْ مِنْ الْأَوَّلِينَ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْغُيُوبِ

استثالاتیه که ال مستدر مطلوبیت زیادت علوم و امداد و للحدیث که وال ست بریند بیت نخست از
فصل در ارشاد صحیفه شهریه ملقبه به

الامداد

مستملک شعرب علیہ متنوعه خمسہ سلسله و دائره

یعنی امداد الفتاوی فی الفقه والعقائد و حوادث الفتاوی فی مایه تعلق باسوال مخ الجبریده
تربیه السالک فی الاحوال الخاصه من السلوک والرفیق فی مولد الطریق فی الاحوال العامه منه
ملفوظات خبرت فی القوائد المختلفه العقلیه والعقلیه که کل آن از افادات سلسله حضرت امام الشریع
حسب یزید است باطل آن از افادات حضرت شیخ العرف العجم مولانا الحاج اشاه محمد امداد الله است
لقب صحیفه مشیر است به تبرک بنام نامیش نیز و خاصا الاشکات از تحقیقات ائمه دیگر این فصل است

جلد ۱ باب ما هف المظفر ۱۳۲۲ هجری جلد ۳

از مطبع امداد المطلب مع تحت ابجون جلوه نمودن گرفت
بازار الا حرق رفیق احمد

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدودِ شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشاہد حضرت صدیق اکبرؓ کے اُس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اُس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبتِ طبعیت سے نہ کہ حمیتِ شرعیہ سے بس خواب میں ایسے حادثوں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزوِ مہتمم بالشان ہی تھا باقی ظاہر ہے و السلام ۲۰۔ شوال ۱۳۲۵ھ۔

سوال۔ اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ سمیت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی طرف کیوں رجوع کیا سمیت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اُٹھنے کہ ہمارا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانایا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اہل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل الیک ہیں مادہ اگر مولوی صاحبان لودیہ والوں اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو تو اس میں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ رہی ہیں جن میں سے ہشتی زیور توحید جان ہے اور شرحِ مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ لاہور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہو گئی ٹوٹا شمار گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھولن سے دور سالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری آتے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم نے چند رسالہ مجھ کو دیکھنے کے واسطے دئے الحمد للہ جو لطف اُن سے اُٹھایا بیان سے باہر ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جائے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب کھینچ لیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی کلہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے میا ختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی کلل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلہ لگتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بیستور بے حسی تھی اور وہ اثر نا طاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا یہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لایٹ کر کلہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں آئیں اور ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دو حکم بند بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وحوشات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ ان تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ تعالیٰ متبع سنت ہے۔
۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال جناب محمد و مناد مولانا عم فیضہم و علیکم السلام درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارو ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے امیں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں فرما کر لوگوں کو استفیض فرمایا مگر آپ سے